متحدہ اسلامی کانفرنس کا اعلامیہ

دارالعلوم حقانیہ کے سربراہ مولانا سمیع الحق کی دعوت پر آج ملک کے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام ٗ دانش وروں اور دینی جماعتوں کے ذمہ دار نمائندوں کا اجلاس منعقد ہوا جس کے شرکاء کی فہرست اس کے ساتھ منسلک ہے۔ اجلاس میں حسب ذیل اعلامیہ کی منظوری دی گئی۔

متحدہ اسلامی کانفرنس کا یہ اجتماع افغانستان کے خلاف اقدام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف تاعائد کردہ حالیہ پابندیوں کو سراسر ناجائز قرار دیتا ہے جو صرف افغانستان کے خلاف نہیں بلکہ اس کا مصرف درحقیقت پاکستان ہے اور اس سے بھی بڑھ کر عالم اسلام ہے جس سے عالمی امن کو خطرہ ہے۔ استعماری قوتیں (نیو امپیریلزم) اپنی ریشہ دوانیوں کے ساتھ عالم اسلام کے خلاف میدان عمل میں آگیا ہے۔ لہذا یہ اجلاس اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کا فیصلہ کرتا ہے۔

حکومت پاکستان سے مطالبہ

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بات کا واضح اعلان کرے کہ یہ پابندیاں انسانیت سوز ہیں پاکستان کی معیشت کے خلاف جارحیت کے مترادف ہیں اور ایک آزاد اور حریت پسند قوم کے خلاف گھناؤنے جرم کی حسثیت رکھتی ہیں اس لئے انہیں مسترد کیا جاتا ہے۔

حکومت پاکستان اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کا ہنگامی اجلاس طلب کرے جس میں افغانستان کی طالبان حکومت کو متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے یہ اعلان کیا جائے کہ کسی کو افغان قوم کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بیت المقدس چیچنیا کشمیر اور دیگر مسائل کے حوالہ سے اسلامی دنیا کے خلاف اقوام متحدہ اور امریکی کیمپ کو اپنا طرز عمل تبدیل کرنا ہوگا۔

حکومت پاکستان چین کی حکومت کو باور کرائے کہ یہ پابندیاں علاقہ کے امن کیلئے خطرات کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی اس لئے چین بھی اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرے۔ حکومت پاکستان ان پابندیوں کے جاری رہنے کی صورت میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی روک دے کیونکہ پابندیوں کی صورت میں پاکستان کی پہلے سے زبوں حالی کا شکار معیشت مزید دباؤ میں آجائے گی۔

دفاع افغانستان کونسل

یہ اجلاس موجودہ صورت حال سے نمٹنے کیلئے کونسل برائے افغان امور کا قیام کا اعلان کرتا ہے جو مندرجہ ذیل کام سرانجام دے گی۔

۱۔ پابندیوں سے نمٹنے کے لئے حکمت عملی وضع کرنا۔

۲۔ افغانستان کی امداد اور تعمیر نو کے لئے ادارے کا قیام جو اس کے لئے ضروری اقدامات کرے۔

۳۔ قوم کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے ان سے عہدہ برآ ہونے کیلئے تیار کرنا اور مختلف شہریوں میں پابندیوں کیخلاف اجتماعات اور مظاہروں کا اہتمام کرنا۔

۴۔ عالمی رائے عامہ، مسلم ممالک اور چین کو اس سلسلہ میں حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے وفود تشکیل دینا۔

۵۔ افغانستان میں ممتاز علما اور دانشوروں کا وفد بھیج کر ناراض عناصر کو طالبان کی حمایت کیلئے آمادہ کرنا۔

یہ اجلاس اس نازک مرحلہ پر شمالی اتحاد کے لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی وحدت کی خاطر ضد چھوڑ کر طالبان حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کریں تاکہ افغان قوم متحد ہو کر اپنی آزادی خود مختاری اور اسلامی تشخص کا تحفظ کر سکے۔ نیز یہ اجلاس طالبان حکومت کی قیادت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ماضی کی جہادی شخصیات کو مناسب احترام اور مقام دینے کیلئے خود کو تیار کرے۔

یہ اجتماع امریکہ' یورپی برادری اور بھارت کو خبردار کرتا ہے کہ وہ عالم اسلام' پاکستان اور افغانستان کے بارے میں اپنا طرز عمل تبدیل کریں ورنہ بصورت دیگر پاکستان کے غیور عوام کو ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کیلئے تیار کرنے کی منظم مہم کا آغاز کیا جائے گا۔ یہ اجتماع پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکہ روس بھارت اور انکے حواریوں کو افغان قوم کے بنیادی اور انسانی حقوق کی اس سنگین خلاف ورزی سے باز رکھنے کیلئے آواز بلند کریں ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بھی اس کاروائی میں ملوث ہیں اور اس صورت میں انہیں پاکستان کی سرزمین سے اپنا بوریا بستر گول کرنا ہوگا۔ اور ان کے تحفظ کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکے گی۔

یہ اجتماع فلسطین کی آزادی کے لئے برسرپیکار عرب مجاہدین کی جدوجہد کو مقدس جہاد قرار دیتا ہے۔ اور پورا عالم اسلام کا اس جہاد میں شریک ہونا مذہبی فریضہ قرار دیتا ہے۔

یہ اجتماع عالم اسلام کے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن کو اسلام کا مجاہد عظیم قرار دیتا ہے اور اس کی جدوجہد مقدس جہاد ہے دہشت گردی نہیں۔ یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ اسامہ بن لادن کی حفاظت صرف طالبان یا افغانستان کا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا فریضہ ہے۔ کیونکہ امریکہ اور شیطانی طاقتوں کو اس کے خلاف ناجائز ظالمانہ رویوں نے اسامہ کو ملت محمدیہ کا ناموس بنا دیا ہے۔

یہ اجتماع کشمیریوں کی جدوجہد کی مکمل تائید کرتا ہے اور اس کو اسلامی جہاد قرار دیتا ہے۔

یہ اجلاس پاکستان کی شمال مغربی سرحد کے ساتھ ساتھ آباد غیور قبائل سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پوری طرح بیدار رہیں اور ان پابندیوں کو ناکام بنانے کے لئے موثر کردار ادا کریں۔

یہ اجلاس کونسل برائے افغان امور کی سربراہی کے لئے مولانا سمیع الحق کا نام تجویز کرتا ہے۔ اور ان سے گزارش کرتا ہے کہ وہ تمام جماعتوں کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ و مشورہ کر کے کونسل کے مرکزی ڈھانچے کی جلد از تشکیل کریں اور اس کا اجلاس بلا کر عملی پروگرام کا آغاز کریں۔

اہم جماعتوں اور شرکاء متحدہ اسلامی کانفرنس کے اسمائے گرامی

جمعیت علماء اسلام (س) :	مولانا سمیع الحق، مولانا شیخ الحدیث نعمت اللہ، مولانا قاضی عبداللطیف، مولانا عبدالخالق، مولانا سید محمد یوسف شاہ، مولانا عبدالکریم نعمانی، ہمراہ ۵۰ جید علماً کرام
جمعیت علماء اسلام (ف) :	شیخ الحدیث مولانا امان اللہ خان، مولانا محمد احمد مردان۔
جمعیت علماء پاکستان :	مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، مولانا صاحبزادہ امین الحسنات
جماعت اسلامی :	قاضی حسین احمد، پروفیسر محمد ابراہیم ودیگر
سپاہ صحابہ :	مولانا محمد اعظم طارق، مولانا زاہد محمود قاسمی، صدیق احمد قاسمی، محمد اسلم فاروقی
مرکزی جمعیت اہل حدیث :	مولانا معین الدین لکھوی، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، پروفیسر ثناء اللہ۔
تحریک نفاذ شریعت ملاکنڈ :	مولانا صوفی محمد مع ۲۰۰ افراد۔
تحریک استحاد پاکستان :	جناب جنرل حمید گل، جنرل عالم جان محمود، میاں حضران بادشاہ۔
تنظیم الاخوان :	مولانا محمد اکرم اعوان، یار محمد خان وزیرستانی، اظہر مختیار خلجی۔
تنظیم اسلامی :	مولانا ڈاکٹر اسرار احمد، ڈاکٹر محمد اقبال صافی۔
نیشنل عوامی پارٹی :	محمد اجمل خان خٹک
حرکت المجاہدین :	مولانا فضل الرحمان خلیل، مولانا اللہ وسایا قاسم، مولانا حزب اللہ
جیش محمد :	مولانا مسعود اظہر، مولانا عبدالرؤف، حافظ محمد ازہر الحسینی، دہشت خان۔
لشکر طیبہ :	مولانا حافظ محمد سعید مع وفد
حرکت الجہاد الاسلامی :	مولانا محمد امین ربانی، مولانا سعید احمد اعوان، مولانا محمد عمر بن عبدالعزیز

البدر مجاہدین : جناب بخت زمین خان' بلال احمد۔

پاکستان شریعت کونسل : مولانا زاہد الراشدی' مولانا قاری سعید الرحمان' مولانا عبدالرشید انصاری' صلاح الدین انصاری۔

تحریک طالبان افغانستان : مولانا محمد ارسلان رحمانی' مولانا خلیل اللہ فیروزی' مولانا حمد اللہ نعمانی' مولانا رحمت اللہ واحدیار۔

مجلس علماء کونسل : مولانا سید عطاالمومن شاہ بخاری۔

انٹرنیشنل ختم نبوت : مولانا عبدالرؤف فاروقی' مولانا محمد رمضان علوی۔

جمعیت مشائخ پاکستان : ڈاکٹر پیر خالد رضا زکوڑی شریف' پیر نقیب الرحمان' مخدوم امین گیلانی' پیر آف مانکی شریف۔

اشاعت التوحید والسنۃ : مولانا قاضی محمد عصمت اللہ' مولانا اشرف علی' حافظ محمد صدیق

سواد اعظم اہل سنت : مولانا راحت گل۔

مسلم لیگ (ق) : سید کبیر علی واسطی۔

جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر : مولانا نذیر فاروقی ' مولانا سعید یوسف خان۔

پاکستان علماء کونسل : مولانا صاحبزادہ سعید الرشید عباسی' مولانا گلزار احمد۔

مؤتمر المہاجرون : مولانا عدیل' مولانا افتخار احمد صدیقی۔

حزب اسلامی : محمد جاوید قصوری مع وفد۔

مشائخ پاکستان وافغانستان : مولانا سید شیر علی شاہ' مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی' مولانا قاضی انوار الدین' مولانا سید پیر اصغر علی شاہ' مولانا عبدالسلام' حضرو' مولانا عبید اللہ' مولانا عبدالواحد' مولانا ہفتہ خان' مولانا پیر شیخ محمد شفیع' شیخ الحدیث' مولانا فضل الرحمان' مولانا بخت اللہ' مفتی محمد داؤد' مولانا سید عبیذ اللہ شاہ' مولانا پیر سیف اللہ خالد' مولانا زرولی خان' مولانا محمد وسیم' مولانا نثار اللہ بادشاہ' میاں محمد عصمت شاہ' مولانا سید عبدالستار' مولانا محمد یونس' مولانا نور حیدر' مولانا امر اللہ حقانی' مولانا محمد صادق ہاشمی' حاجی عبدالستار' مولانا امام الدین' حاجی عبدالجبار' قاری محمود شاہ' مولانا محمد زمان' مولانا سید احمد شاہ' الحاج محمد حکیم اولسوال' مولانا سید عبدالحق روحانی۔ سید عبدالستار بادشاہ' مولانا نور محمد کے علاوہ جمعیت سے وابستہ سینکڑوں علماء اور مشاء نے شرکت کی۔